بسم اللہ الرحمن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
پیغون: ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ | بدھ ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ، ۱۷ تبلیغ ۱۳۶۱ ہش، ۱۷ فروری ۱۹۸۲ء | نمبر ۳۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملائشیا میں احمدیت کی ترقی کیلئے احباب سے دعا کی درخواست

جماعت احمدیہ کے ۸۹ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر نمائندہ ملائشیا مکرم زین العابدین صاحب کی تقریر

نمائندہ سیرالیون کی طرف سے محبت اور عقیدت کے جذبات کا مخلصانہ اظہار

جماعت احمدیہ کے ۸۹ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت احمدیہ کے علمائے کرام کی تقاریر کے علاوہ پاکستان کے باہر کے ممالک سے آئے ہوئے احباب نے بھی مختصر تقاریر کیں۔ آج ہم نمائندہ ملائشیا مکرم زین العابدین صاحب کی تقریر کا خلاصہ اور نمائندہ سیرالیون کی تقریر کا مکمل متن ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں۔

ملائشیا کے نمائندہ نے مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۱ء کو یعنی جلسہ سالانہ کے پہلے روز کے پہلے اجلاس میں تقریر کی۔ جبکہ نمائندہ سیرالیون نے اسی روز دوسرے اجلاس میں تقریر کی۔ ہر دو مقررین نے اپنے ملک کے حالات کے بیان کے علاوہ احباب سے دعا کی درخواست کی۔

خلاصہ تقریر نمائندہ ملائشیا مکرم زین العابدین صاحب

میرے دینی بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مجھے بڑی خوشی ہے کہ میں آج یہاں پر موجود ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے یہ بھی سعادت ملی ہے کہ میں اس سال کے جلسہ سالانہ میں جماعت احمدیہ ملائشیا کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ ملائشیا میں ہماری ایک مسجد اور ایک مشن ہاؤس ہے اور قریباً ۲۰ خاندان ہیں جن کے افراد کی کل تعداد قریباً ایک سو ہے۔

ہمارے پاس کوئی مشنری نہیں۔ ہم حالات کو موافق کرنے کی پوری کوششیں کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری مدد فرمائے

ہمارے دو طلباء اس وقت دینی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ جب یہ طلباء فارغ التحصیل ہو کر عملی میدان میں قدم رکھیں گے تو ہم خود کو بہتر طور پر منظم کر سکیں گے اور ہماری جماعت کے اثر میں اضافہ ہو جائے گا۔

میں نے خود احمدیت قبول کی ہے۔ میں نے ۱۹۶۴ء میں بیعت کی۔ ان دنوں میں ہمارے ملک میں مکرم مولوی محمد سعید انصاری صاحب مبلغ انچارج تھے۔ ان کے ذریعے میں احمدی ہوا۔

میرے دینی بھائیو!

میری زندگی میں بہت سے ایسے ایمان افروز واقعات ہوئے ہیں جن کو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ یہ واقعات احمدیت کی صداقت کے نشان ہیں۔

ان میں سے سب سے زیادہ ناقابل فراموش واقعہ یہ ہے کہ میرے مرحوم والد جو کہ ایک بڑے مذہبی آدمی تھے، ہمیشہ مجھے یہ کہا کرتے تھے کہ تم نے احمدیت قبول کر کے غلط کام کیا ہے اور تم غلط عقائد رکھتے ہو۔ میرے والد صاحب مجھے یہی کہتے کہتے فوت ہو گئے۔ ان کی وفات کے کچھ دیر بعد وہ مجھے ایک خواب میں ملے میں نے دیکھا کہ وہ مجھے مارنا چاہتے ہیں۔ جونہی وہ مجھے مارنے کو بڑھے میں نے دیکھا کہ انہوں نے ہاتھ گرا دیا میرے پاس آئے اور مجھے اپنے بازوؤں میں لے لیا اور افسوس سے آنسو بہانے لگے۔ انہوں نے آنسوؤں کے دوران کہا کہ انہیں بہت افسوس ہے کہ انہوں نے مجھے غلط سمجھا۔ تب مجھے احساس ہوا کہ اپنی وفات کے بعد ان پر احمدیت کی صداقت کھل گئی اور انہوں نے احمدیت قبول کر لی۔

اپنی تقریر کے آخر میں میں جلسہ سالانہ میں موجود تمام احباب سے ملائشیا میں جماعت احمدیہ کی کامیابی کے لیے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(تقریر کے آخر میں ملائشیا کے اس دوست نے ایک اردو جملہ کہا۔ یہ جملہ انہوں نے رومن انگریزی میں لکھ رکھا تھا۔ انہوں نے کہا)

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحمت کی بارش برسائے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مکمل اردو ترجمہ تقریر نمائندہ سیرالیون۔

۲۶ دسمبر ۱۹۸۱ء دوسرا اجلاس:

پیارے بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میرا نام الحاج یوسف شریف ہے۔ میں سیرالیون (مغربی افریقہ) کا رہنے والا ہوں۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ میں اس بابرکت جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں اور مجھے اپنے روحانی آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت

(باقی صفحہ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۶ تبلیغ ۱۳۶۱ ہش۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل مورخہ ۱۵ فروری کو شام سات بج کر بیس منٹ پر بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔

حضور کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کو روح القدس کی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا العالی کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

درخواستِ دعا

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا)

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ وہاں کے وقت کے مطابق ۱۵ فروری صبح ۷ بجے سے ۱۱ بجے تک عزیزم سید احمد ناصر کا دل کا اپریشن پورٹ لینڈ میں مکرمی ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب نے کیا ہے۔ الحمد للہ اپریشن کامیاب ہوا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ انہیں مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے

دیباچہ تفسیر القرآن کے فرانسیسی ترجمہ کی اشاعت

افریقہ کے ملک جمہوریہ ٹوگو میں ووگن VOGAN کے مقام پر وہاں کے ڈپٹی چیف کو نائیجریا کے امیر و مشنری انچارج مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد دیباچہ تفسیر القرآن کا فرانسیسی ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۲ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

۱۴ تبلیغ ۱۳۶۱ ہش

خداشناسی اور تعلق باللہ کا ایک نہایت اہم ذریعہ

انبیاء علیہم السلام صرف خدا رسیدہ ہی نہیں ہوتے۔ انہیں اس سے بڑھ کر ایک مقام حاصل ہوتا ہے اور وہ یہ کہ وہ خدا نما ہوتے ہیں۔ ان کے آنے کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کی خدا تعالیٰ کی طرف راہ نمائی کریں۔ وہ اُن لوگوں کو جو خدا سے دُور ہو کر اُس کی ہستی کے منکر ہو بیٹھتے ہیں، تازہ بتازہ نشان دکھا کر خدا کی ہستی پر زندہ یقین پیدا کر دکھاتے ہیں اور پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ ان کے دلوں میں محبت الٰہی کی جوت جگا کر ان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کر دیتے ہیں۔ جب ایسے لوگ اس تعلق کے آثار خود اپنے وجودوں میں مشاہدہ کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قادر مطلق اور متصرف بالارادہ ہونے کے بارے میں انہیں ایسا پختہ یقین حاصل ہوتا ہے کہ اُس میں تزلزل کا امکان کالعدم ہو کر رہ جاتا ہے۔ ایمان باللہ کی اس کیفیت کے زیر اثر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ وہ اسی کی یاد میں ہر دم محو رہتے ہیں اور دنیوی امور اور کاروبار میں مصروف ہونے دوران بھی ان کا سر اُسی کے آستانہ پر جھکا رہتا ہے اور اُس کی یاد سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل ہونا ان کے لئے ممکن نہیں رہتا۔

سب سے پہلی چیز جو انبیاء علیہم السلام اپنے متبعین میں پیدا کرتے ہیں وہ دعاؤں کی قبولیت پر زندہ یقین ہوتا ہے۔ وہ ان سے کہتے ہیں کہ جس خدا کی طرف ہم تمہیں بلاتے ہیں وہ دُور نہیں بلکہ قریب ہی ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ تم اس کے آستانہ پر جھکو اور اس سے درد والحاح سے دعائیں مانگو وہ تمہاری پکار کو سنے گا اور تمہیں اس کا جواب دے گا اور اس کا جواب تمہیں اس شکل میں ملے گا کہ وہ تمہاری مراد تمہیں عطا کر دے گا اور اگر وہ چاہے گا تو دعا کی قبولیت کی بشارت سے بھی تمہیں نوازے گا۔ چنانچہ جب حضرت صالح علیہ السلام نے قوم ثمود کو خدا کی طرف بلایا تو انہوں نے ان سے یہی کہا میرا رب دُور نہیں بلکہ قریب ہے اور وہ دعاؤں کو سنتا ہے۔ تم اُس سے دعا مانگو وہ تمہاری دعا قبول کرے گا اور تمہیں اپنی ہستی کا ثبوت دے گا۔ انہوں نے فرمایا:

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۝

(ھود آیت ۶۲)

ترجمہ:۔ اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی بھی معبود نہیں۔ اُسی نے تمہیں زمین سے اٹھایا (اور بلندی بخشی) اور اس میں تمہیں آباد کیا اس لئے تم اس سے بخشش طلب کرو اور اس کی طرف کامل رجوع اختیار کرو۔ **میرا رب یقیناً قریب ہے (اور دعائیں) قبول کرنے والا ہے۔**

اور ان سے پہلے حضرت ہود علیہ السلام نے یہی بات قوم عاد کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کی۔ انہوں نے فرمایا:

يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝

(ھود آیت ۵۳)

ترجمہ:۔ اے میری قوم! تم اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف کامل رجوع اختیار کرو جس کے نتیجہ میں وہ (تمہاری دعاؤں کو قبول کر کے) تم پر خوب برسنے والا بادل بھیجے گا اور تم کو طاقت کے بعد طاقت بخشے گا اور مجرم بن کر خدا سے منہ نہ پھیرو۔

پھر یہی بات حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کے سامنے پیش کی۔ آپ نے انہیں بتوں کی پوجا سے باز آنے اور خدائے واحد پر ایمان لانے کی تلقین کے علاوہ ان سے یہ بھی کہا کہ تم خدا سے دعا مانگو تمہارا اپنا خدا سے تعلق قائم ہو جائے گا کیونکہ:

اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۔ (ابراھیم آیت ۴۰)

ترجمہ:۔ میرا رب بہت ہی دعائیں سننے والا ہے۔

اور یہی بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی شدّ و مد کے ساتھ اپنی قوم سے کہی۔ آپ نے فرمایا:

اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ۝

(سبا آیت ۵۱)

ترجمہ:۔ اگر میں گمراہ ہوں تو میری گمراہی کا وبال صرف میری ذات پر پڑے گا اور اگر میں (خدائے واحد کی طرف بلاتے ہیں) ہدایت پر ہوں تو صرف اُس وحی کی وجہ سے ہوں جو میرے رب نے مجھ پر نازل کی ہے (خدائے واحد کی ہستی اور اس کے قادر مطلق ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ) وہ یقیناً بہت دعائیں سننے والا اور بندہ کے پاس ہی موجود رہنے والا ہے۔

پھر آپ نے فرمایا میرا رب کہتا ہے کہ اپنی ہستی کا ثبوت میں خود دوں گا اور وہ اس طرح کہ تم مجھ سے دعائیں مانگو میں تمہاری پکار کو سنوں گا اور انہیں قبول کر کے تمہیں اس کا جواب دوں گا۔ چنانچہ آپ نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ

(المومن آیت ۶۱)

ترجمہ:۔ اور تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو لوگوں تک یہ خوشخبری پہنچانے کی ہدایت فرمائی کہ ان کا خدا بہت قریب ہے اور یہ کہ وہ اس کا قرب دعاؤں کے ذریعہ حاصل کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ

(البقرہ آیت ۱۸۷)

ترجمہ:۔ اور (اے رسول!) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں۔ (یعنی یہ کہ وہ کس طرح مجھ سے تعلق قائم کر سکتے ہیں) تو (تُو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس (ہی) ہوں (ثبوت اس کا یہ ہے کہ) جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔

ان سب آیات سے ثابت ہے کہ دعا خدا شناسی اور اس سے تعلق پیدا کرنے کا ایک بہت ہی اہم ذریعہ ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ سے برگشتہ مخلوق کو خدا کی طرف واپس لانے کی غرض سے جتنے بھی رسول مبعوث ہوئے اُن سب نے دعا کی اہمیت ذہن نشین کرا کے اور ان میں دعاؤں کا شغف پیدا کر کے ان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کر دکھایا۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہمیں دعاؤں سے کبھی غافل نہ ہونے کی نہایت پُر اثر انداز میں بار بار تلقین فرمائی ہے۔ مثال کے طور پر آپ فرماتے ہیں:۔

"میں پھر کہتا ہوں کہ مسلمانوں اور خصوصاً ہماری جماعت کو ہرگز ہرگز دعا کی بے قدری نہیں کرنی چاہیئے ..... دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ یعنی جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہہ دو کہ وہ بہت ہی قریب ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رؤیا صالحہ کے ذریعہ ملتا ہے اور کبھی کشف و الہام کے واسطے سے۔ اور علاوہ بریں دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے ..... پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص۲۶۸، ص۲۶۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود اور قبولیت دعا کا نشان

مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر وقف جدید ربوہ۔

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے خدا تعالےٰ سے حکم پاکر مارچ ۱۸۸۵ء کو دنیا میں اسلام کی زندگی کے ثبوت میں نشان نمائی کی دعوت دی اور یہ اشتہار بیس ہزار کی تعداد میں شائع کیا جس میں دنیا بھر کے بادشاہوں وزیروں اور مذہبی لیڈروں کو چیلنج دیا گیا کہ اگر انہیں اسلام کی حقانیت یا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت یا خدا تعالیٰ کے متعلق کوئی شبہ ہو تو وہ اپنی تسلی کر لیں اس اعلانِ دعوت میں آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا:۔

"اگر آپ آویں اور ایک سال رہ کر کوئی آسمانی نشان مشاہدہ نہ کریں تو دو سو روپیہ ماہوار کے حساب سے آپ کو ہرجانہ یا جرمانہ دیا جائے گا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۲۱)

اس دعوتِ نشان نمائی کو صرف دو اشخاص منشی اندرمن مراد آبادی اور پنڈت لیکھرام نے قبول کیا۔ منشی اندرمن مراد آبادی قادیان تشریف نہ لائے ان کی تسلی کے لئے جب چوبیس روپیہ نقد لاہور بھیجا گیا تو لاہور سے فرید کوٹ چلے گئے اور خاموشی اختیار کر لی دوسرے صاحب پنڈت لیکھرام پشاوری قادیان ضرور آئے مگر وہ مقررہ مدت ٹھہرنا نہیں چاہتے تھے۔ جب یہ مدت کم کر کے ایک سال کر دی گئی تو پھر بھی پنڈت لیکھرام نہ مانے حضرت اقدس نے کہا کہ اگر وہ ایک سال نہیں ٹھہر سکتے۔ تو کم از کم چالیس دن ضرور ٹھہریں مگر انہوں نے ان دونوں صورتوں میں سے کسی صورت کو منظور نہ کیا۔"

(ماخوذ از اشتہار صداقت انوار۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۱۸)

"اس دعوتِ نشان نمائی کو جب کسی نے بھی مقررہ شرائط کے ساتھ قبول نہ کیا تو حضرت اقدس نے یکطرفہ طور پر دنیا کو نشان دکھانے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں شروع کر دیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ

"تمہاری عقدہ کشائی ہوشیارپور میں ہوگی۔" (تذکرہ صفحہ ۱۳۸)

اس ارشادِ الٰہی کے مطابق حضرت اقدس ۲۲ جنوری ۱۸۸۶ء کو ہوشیارپور تشریف لے گئے اور وہاں چالیس روز تک دعاؤں میں مصروف رہے اس چلّہ کشی کے نتیجہ میں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک رحمت کے نشان کے طور پر ایک عظیم لڑکے کی بشارت دی۔

"کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اس کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ ؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحبِ شکوہ و عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاوّل والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گے تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا وکان امرا مقضیا۔" (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۱۹)

جب اشتہار شائع کیا گیا تو بعض لوگوں نے یہ اعتراض کیا کہ معلوم نہیں موعود لڑکا کب پیدا ہوگا۔ حضرت اقدس نے اس اعتراض کا جواب ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں یوں دیا

"کہ ابھی تک جو ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء ہے ہمارے گھر میں کوئی لڑکا بجز پہلے دو لڑکوں کے جن کی عمر ۲۰ ۔ ۲۲ سال سے زیادہ ہے پیدا نہیں ہوا لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔" (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۱۲)

۷ اگست ۱۸۸۷ء کو بشیر اوّل کی پیدائش ہوئی اور پیشگوئی "خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے" کے مطابق یہ مہمان لڑکا ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو فوت ہو گیا۔ جس پر اس پیشگوئی پر بہت زیادہ اعتراضات کئے گئے اور سخت طنز و استہزا کیا گیا جس سے حضرت اقدس کے ساتھ رشتہ اخوت رکھنے والوں پر سخت ابتلا آیا اور جلد ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کو اس موعود لڑکے کے متعلق مزید وضاحت فرمائی تو حضرت اقدس نے ایک اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو سبز رنگ کے اوراق پر شائع فرمایا جو سبز اشتہار کے نام سے مشہور ہوا۔ جس میں حضرت اقدس نے بڑی تحدی سے لکھا۔

"دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا ہے کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔ پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۷)

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کی تضرعات کو سنا اور ان کی خوشی کا سامان جلد مہیا فرما دیا چنانچہ وہ موعود لڑکا ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا۔ حضرت اقدس نے اس پسرِ موعود کی پیدائش پر ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو "تکمیلِ تبلیغ" کے نام سے اشتہار شائع فرمایا جس میں خدائی حکم کے ماتحت آپ نے ایک جماعت کے قیام اور اس میں شامل ہونے کے لئے دس شرائط بیعت کا اعلان بھی فرمایا۔ اس طرح خدائی مشیت کے بموجب "دعوتِ نشان نمائی" کے مطابق پسرِ موعود کی پیشگوئی کا ظہور اور دینِ حق کے غلبہ کی غرض سے جماعت کے قیام کا اعلان ایک ہی وقت میں ہوا۔

چنانچہ اسی اشتہار "تکمیلِ تبلیغ" میں آپ نے مصلح موعود کی ولادت کی اطلاع ان الفاظ میں دی:۔

"خدا تعالےٰ عزّ وجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ روز شنبہ اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۹۱)

پسرِ موعود کی پیدائش کے بعد حضرت اقدس پر پر اس کا انکشاف ہو گیا کہ پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی ہے) تو آپ نے سراج منیر میں سبز اشتہار کی پیشگوئی (جو پیشگوئی مصلح موعود کی وضاحت ہے) کو اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا چنانچہ آپ ۱۸۹۷ء فرماتے ہیں۔

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے موعود لڑکے کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز رنگ کے اشتہار شائع کئے گئے تھے۔ جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں میں تقسیم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے ..... سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا سو محمود پیدا ہو گیا کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے خدا کا خوف ہے تو پاک دل کے ساتھ سوچو۔"

(سراج منیر صفحہ ۳۱)

حضرت اقدس نے اس پسرِ موعود کا ذکر اپنی کتاب ضمیمہ انجام آتھم میں کیا ہے۔

"محمود جو بڑا لڑکا ہے اس کی پیدائش کی نسبت اس سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی مع محمود کے نام سے موجود ہے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۵)

اسی مصلح موعود کے متعلق حضرت اقدس

(باقی صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"نور آتا ہے نور"

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ مشرق وسطیٰ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ امام جماعت احمدیہ نے خدمت اسلام کے لئے جو عظیم کارنامے سرانجام دیئے اور عدیم النظیر لٹریچر پیدا کیا وہ اپنی افادیت اور اہمیت کے لحاظ سے دور رس نتائج کا حامل ہے۔ آپ کا لٹریچر بیش بہا علمی خزانہ ہے جس میں۔ اسلام قرآن کریم اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پایا جاتا ہے اس لحاظ سے الہام ربانی میں آپ کو "نور آتا ہے نور" کہا گیا ہے۔

(۱)

حضرت مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کے جو الفاظ ہیں ان میں ایک الہامی فقرہ "نور آتا ہے نور" بھی ہے۔ ان پر شوکت الفاظ میں حضرت مصلح موعود کے اعمال جلیلہ اور تحریکات کا خوشکن نتیجہ بیان کیا گیا ہے۔ لفظ نور میں یہ بتلانا مقصود ہے کہ اسلام کے خلاف تاریکی کا زمانہ نور سے بدل جائے گا اور آپ کے نمایاں کارناموں سے دنیا میں دین حق کا نور پھیلے گا اور معاندین حق کے خطرناک منصوبے ناکام ہو جائیں گے اور اس بلند و بالا مبارک مقصد کیلئے خدا تعالیٰ آپ کو غیر معمولی فکری اور عملی صلاحیتوں سے نوازے گا اور جو اس وقت حق کے روشن چہرے پر گھٹا ٹوپ بادل چھائے ہوئے ہیں ان کو مصلح موعود کی عظیم شخصیت دور کر دے گی۔ مایوسی اور تاریکی کو نور میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ سنجیدہ اور فہمیدہ اشخاص زبان حال سے کہیں گے بلاشبہ "نور آتا ہے نور"

پیشگوئی مصلح موعود میں بتلایا گیا ہے۔

"وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا"

اور پیشگوئی مصلح موعود کی بنیادی غرض یہ بتلائی گئی

"تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو"

اور اس کے نتیجہ میں انقلاب روحانی دیکھنے میں آئے گا اور اس کے نتائج مثبت برآمد ہوں گے "وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں"

اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کے وجود مبارک میں ان باتوں کو پورا کرنے اور اس پیشگوئی کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے آپکو قرآنی اور علم لدنی سے نوازا۔ آپ کو قرآن کریم کی تفسیر کا ایسا عظیم علم دیا گیا جسے مخالفین نے بھی تسلیم کیا۔ مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار نے اعتراف کیا اور لکھا:۔

"کان کھول کر سن لو! تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود احمد کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے، مرزا محمود احمد کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے"

(ایک خوفناک سازش مصنفہ مولانا مظہر علی اظہر صفحہ ۱۹۶)

۴ مارچ ۱۹۲۷ء کو لاہور میں زیر صدارت علامہ اقبال حضرت مصلح موعود نے مذہب اور سائنس کے موضوع پر لیکچر دیا۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ صدر نے صدارتی ریمارکس میں کہا۔

"ایسی پر از معلومات تقریر بہت عرصہ کے بعد لاہور میں سننے میں آئی ہے خاص کر جو قرآن شریف کی آیات سے مرزا صاحب نے استنباط کیا ہے وہ تو نہایت ہی عمدہ ہے۔"

آپ نے فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اپنے فرشتہ کے ذریعہ علم قرآن سے نوازا ہے چنانچہ آپ نے پر شوکت الفاظ میں اعلان کیا۔

"دنیا کے کسی علم کا ماہر میرے سامنے آجائے، دنیا کا کوئی پروفیسر میرے سامنے آجائے، دنیا کا کوئی سائنسدان میرے سامنے آجائے اور وہ اپنے علوم کے ذریعہ قرآن کریم پر حملہ کر کے دیکھ لے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے ایسا جواب دے سکتا ہوں کہ دنیا تسلیم کرے گی کہ اس کے اعتراض کا رد ہو گیا۔ اور میں دعویٰ کرتا ہوں کہ میں خدا کے کلام سے ہی اس کو جواب دوں گا اور قرآن کریم کی آیات کے ذریعہ سے ہی اس کے اعتراضات کو رد کر کے دکھا دوں گا" (الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)

آپ نے قرآن کریم کی جو تفاسیر تحریر کی ہیں اس میں غیر معمولی علمی وسعت پائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر قرآن کریم کی سب سے چھوٹی سورت الکوثر ہے جس کی صرف تین آیات ہیں مگر حضرت مصلح موعود نے اس سورت کی تفسیر میں ۱۵۷ صفحات تحریر کئے ہیں جو بڑی تقطیع میں ہیں اور اس میں آپ نے سرور کائنات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انبیاء پر فضیلت کے ۱۸ دلائل ساطعہ دیئے ہیں۔ ارکان اسلام کی فلاسفی اور ان کے فضائل موازنہ کے انداز میں تحریر کر کے ثابت کیا ہے کہ۔

"ان الدین عند اللہ الاسلام"

اسلامی عبادات کی فضیلت پر دلائل نیرہ دیئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمان الٰہی

"انک لعلیٰ خلق عظیم"

اور آپ کے مزکّی ہونے کے ۳۰ دلائل تحریر کئے ہیں۔ سورۃ کوثر کی یہ تفسیر کیا ہے ایک بحر زخار ہے جس کی امواج متلاطمہ میں انسان غسل کر کے غیر معمولی سکون اور برودت محسوس کرتا ہے اور انسان حیرت زدہ ہو جاتا ہے۔ اس تفسیر کے اختتام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے براہین ساطعہ تحریر کئے ہیں

آپ نے اپنے زمانہ امامت میں ۱۶ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم مختلف زبانوں میں کئے ۳۱۸ مساجد قیام توحید کے لئے تعمیر کروائیں بالخصوص یورپ۔ امریکہ اور افریقہ کے صحراؤں کے ۴۶ ممالک میں تبلیغی مشن قائم کئے گئے جہاں مبلغین اسلام

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

کی ندا کرتے ہوئے لوگوں کو آغوش حق میں داخل کرتے ہیں یہ تمام امور آپ کے متعلق اس پیشگوئی کی صداقت و حقانیت کو ثابت کرتے ہیں۔

(۲)

"نور آتا ہے نور" کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ آپ کی قلم نے عظیم لٹریچر پیدا کیا آپکی تصنیفات تعداد کے لحاظ سے تقریباً ۲۰۰ کے قریب بنتی ہیں جن میں تقریباً یکصد کے نام ہم ذیل میں تحریر کرتے ہیں۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جو لٹریچر آپنے اپنی یادگار چھوڑا ہے وہ گنجینہ جواہر ہے وہ بیش بہا نکات و معارف کا مجموعہ ہے اور یہ لٹریچر بانگ دہل اعلان عام کر رہا ہے

"نور آتا ہے نور"

آپ کا یہ کارنامہ جہاں محیر العقل ہے وہاں عدیم المثال ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

۱۔ دلائل ہستی باری تعالیٰ ۲۔ صادقوں کی روشنی ۳۔ مسئلہ نجات۔ رد عیسائیت کو کون دور کر سکتا ہے ۴۔ مسلمان وہی ہے جو سب ماموروں کو مانے ۵۔ کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکتا ہے

۶۔ منصب خلافت ۷۔ تحفۃ الملوک
۸۔ برکات خلافت ۹۔ انوار خلافت
۱۰۔ محبت الٰہی ۱۱۔ عرفان الٰہی
۱۲۔ تقدیر الٰہی ۱۳۔ حقیقۃ الرؤیاء
۱۴۔ تقریر نجات ۱۵۔ منہاج الطالبین
۱۶۔ حق الیقین ۱۷۔ ذکر الٰہی
۱۸۔ پیغام صلح ۱۹۔ حقیقۃ النبوۃ
۲۰۔ آئینہ صداقت ۲۱۔ القول الفصل
۲۲۔ پانچ سوالوں کے جواب
۲۳۔ اسلام اور دیگر مذاہب
۲۴۔ ٹرکی کا مستقبل ۲۵۔ معاہدۂ ترکیہ
۲۶۔ تحفہ شہزادہ ویلز ۲۷۔ تقریر سیالکوٹ
۲۸۔ اظہار حقیقت ۲۹۔ قبولیت دعا کے طریق
۳۰۔ ترک موالات ۳۱۔ حقیقۃ الامر
۳۲۔ اسلام میں اختلافات کا آغاز
۳۳۔ ملائکۃ اللہ ۳۴۔ سیر روحانی
۳۵۔ انقلاب حقیقی ۳۶۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام
۳۷۔ صداقت احمدیت ۳۸۔ قول الحق
۳۹۔ اساس الاتحاد ۴۰۔ سیرت مسیح موعود
۴۱۔ ہمارا رسولؐ ۴۲۔ پیغام آسمانی
۴۳۔ تقریر دلپذیر ۴۴۔ دعوۃ الامیر
۴۵۔ تحفہ لارڈ ارون ۴۶۔ ہندو مسلم فسادات
۴۷۔ مسلمانان ہند کے امتحان کا وقت
۴۸۔ کارنامے حضرت بانی احمدیت
۴۹۔ نہرو رپورٹ پر تبصرہ ۵۰۔ سیاسی مسئلہ کا حل
۵۱۔ لیکچر شملہ ۵۲۔ دنیا کا محسن
۵۳۔ اسوۂ کامل ۵۴۔ تبلیغ حق
۵۵۔ چشمۂ توحید ۵۶۔ مدارج تقویٰ
۵۷۔ رسول اللہ صلعم کی قربانیاں
۵۸۔ حقائق القرآن ۵۹۔ درس القرآن
۶۰۔ کلام محمود
۶۱۔ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس اور مسلمان
۶۲۔ سرزمین کابل میں تازہ نشان
۶۳۔ ہستی باری تعالیٰ ۶۴۔ سیرت النبی صلعم
۶۵۔ معارف القرآن ۶۶۔ ہدایات زریں
۶۷۔ اسلام اور ملکیت زمین ۶۸۔ تعلق باللہ
۶۹۔ آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں
۷۰۔ اسلام کا اقتصادی نظام ۷۱۔ نظام نو
۷۲۔ اسلامی نماز ۷۳۔ اعمال صالحہ
۷۴۔ خطبات محمود ہر دو حصہ ۷۵۔ خزینۃ العلوم
۷۶۔ الازہار لذوات الخمار ۷۷۔ ایک سیاسی لیکچر
۷۸۔ فرائض مستورات ۷۹۔ تفسیر سورۃ کہف
۸۰۔ دیباچہ تفسیر القرآن ۸۱۔ تفسیر کبیر جلد اول جزو اول
۸۲۔ تفسیر کبیر جلد دوم ۸۳ " " ۶۰ " "
۸۴۔ " " " ۶ جزو دوم ۸۵۔ " ۶۰ " سوم
۸۶۔ زندہ مذہب ۸۷۔ خطبات النکاح ہر دو حصہ
۸۸۔ خطبات عیدین ۸۹۔ چند غلط فہمیوں کا ازالہ
۹۰۔ خدا کے قہری نشان ۹۱۔ احمدیت کا پیغام
۹۲۔ ضرورت مذہب ۹۳۔ زندہ خدا کے زبردست نشان
۹۴۔ مطالبات تحریک جدید ۹۵۔ فتح اسلام
۹۶۔ مذہب اور سائنس
۹۷۔ تقریر شملہ ۹۸۔ میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں
۹۹۔ ندائے ایمان ہر سہ ٹریکٹ
۱۰۰۔ قیام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترمہ والدہ صاحبہ (بے بے جی) کی یاد میں

مکرم عبدالحمید خان صاحب شوق - لاہور

حضرت والدہ صاحبہ محترمہ زینب بی بی ایک بزرگ صحابی حضرت مولوی غلام حسین صاحب کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ والدہ صاحبہ عین جوانی میں بیوہ ہوگئیں۔ حضرت والد صاحب کی عمر ۲۶ سال اور والدہ صاحبہ ۲۱-۲۲ سال کی تھیں۔ والدہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے اور ایک بیٹی دی۔ بیٹی تو ابتدائی عمر میں ہی فوت ہوگئی۔ مگر ان کے دو بیٹے بفضلہ اب تک زندہ سلامت ہیں۔

محترمہ والدہ صاحبہ ۲۵ مارچ ۱۹۸۱ء کو ۹۲ سال کی عمر میں میرے پاس لاہور میں واصل باللہ ہوکر احمدیہ قبرستان میں مدفون ہوئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

میں خوش قسمت ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے والدہ صاحبہ کو لمبا عرصہ اپنے پاس رکھنے اور خدمت کا موقع بخشا۔ وہ فرمایا کرتی تھیں کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے میری خدمت کا بھرپور موقعہ بخشا ہے اور مجھے بھی تمہارے پاس رہ کر سکون ملتا ہے۔ مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی خدمت کے عوض اپنی مختلف النوع نعماء سے نواز رکھا ہے۔ الحمد للہ!

بیوگی کا زمانہ والدہ صاحبہ کے شدید مصائب کا زمانہ تھا جو انھوں نے اپنے بچوں کی پرورش تربیت اور عبادت و ریاضت میں گزار دیا۔ بچوں کو مذہبی تعلیم دی۔ قرآن شریف اور ابتدائی اسلامی کتب جو کہ اس زمانہ میں رواج تھا۔ پڑھائیں۔ والدہ صاحبہ رویائے صالحہ و مکاشفات لدنیہ سے مشرف تھیں یہی وجہ تھی کہ وہ شدید قسم کے مصائب میں بھی گھبراتی نہیں تھیں۔ پنج وقتہ نمازوں اور دعاؤں میں مصروف رہتی تھیں۔ تہجد اور اشراق پڑھ کر راحت محسوس کرتی تھیں۔ نوجوانی میں ہی عبادتوں اور ریاضتوں میں مصروف رہ کر پختہ ایمان حاصل کرچکی تھیں۔ ماہِ رمضان کے علاوہ نفلی روزے بھی بہت رکھتی تھیں۔ میں نے شدت کی گرمی میں بھی انھیں روزہ رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔ ساری عمر قرآن شریف کی با معنی تلاوت کرتی تھیں۔ خدا تعالیٰ پر انہیں ایسا ایمان اور یقین حاصل تھا کہ میں نے ایسا ایمان اور یقین بہت کم لوگوں میں دیکھا ہے بڑی سے بڑی تکلیف میں بھی اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتیں۔ سچی بات کرنے میں انہیں کوئی جھجک نہیں تھی۔ سارے گاؤں کے لوگ ان کی بیحد تعظیم اور تکریم کرتے تھے اور ان کی نیک زندگی کے قائل تھے۔ مہمان نوازی ان کی فطرت ثانیہ تھی۔ مبلغین جماعت کا بہت احترام کرتی تھیں اور انھیں قادیان خط لکھ کر بلاتی رہتی تھیں فرمایا کرتی تھیں کہ یہ مبلغین صبر و شکر کے ساتھ اعلائے کلمۃ اللہ میں مصروف زندگی گزار رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں گرم ہوا بھی نہ لگنے دے۔

میں نے تعلیم کے دوران جب میری عمر اندازاً ۱۷-۱۸ سال کی تھی اور میں گورداسپور پڑھا کرتا تھا۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی معیت میں قادیان دیکھا اور حضرت المصلح الموعود کی بیعت کرلی۔ حضور اس وقت عالم شباب میں تھے۔ ریش مبارک بالکل سیاہ تھی۔ اس پر حضور کا نورانی چہرہ سبحان اللہ۔ اس عمر میں جیسے بچپن ہی کہہ سکتے ہیں۔ مجھے حضور سے عشق کی حد تک محبت ہوگئی۔ حضور کو جب علم ہوا کہ میں ایک سجادہ نشین پیر خاندان سے تعلق رکھتا ہوں تو حضور نے مجھے بچہ سمجھ کر فرمایا:

"کیا آپ نے سلسلہ کا لٹریچر پڑھا ہے؟"

میں نے عرض کیا:

"کشتی نوح پڑھی ہے اور یہی کتاب میری تجدید بیعت کا باعث ہوئی ہے۔"

حضور نے فرمایا:-

"کیا آپ نے سلسلہ کے مخالف لٹریچر بھی پڑھا ہے؟"

میں نے عرض کی:-

"ایک کتاب "کڑک اسلامی برمرزائے قادیانی" پنجابی زبان کے اشعار پر مشتمل ہمارے گھر میں ہوتی تھی وہ پڑھی تھی۔"

حضور نے ازراہ مزاح فرمایا۔ "کوئی اور کڑکیں بھی پڑھ لیتے!"

میں نے عرض کیا۔ "حضور اب تو کسی کڑک کی حاجت نہیں رہی اب تو حقیقت الم نشرح ہوگئی ہے۔"

"قادیان میں جو کچھ میں نے دیکھا ہے۔ اس نے مجھے اس قابل ہی نہیں چھوڑا کہ میں یہ کڑکیں پڑھتا رہوں۔"

اس پر حضور نے میری بیعت قبول فرمالی۔ نیز فرمایا کہ آپ کی والدہ صاحبہ احمدی ہیں؟

میں نے عرض کی۔ "احمدی تو ہیں مگر خاموش ہیں۔ بیوگی کے مصائب نے انھیں ایسا لتاڑ رکھا ہے کہ وہ خاموش رہتی ہیں۔"

حضرت مرزا عبدالحق صاحب کا دستور تھا کہ وہ ہفتہ کی شام کو قادیان پہنچا کرتے تھے اور اتوار شام کو واپس گورداسپور آجاتے تھے۔ یہ عاجز اور مرزا صاحب محترم غالباً حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے پاس رہتے تھے۔ یہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا۔

میں نے واپس گورداسپور پہنچ کر ہوسٹل سے اپنے قادیان جانے اور بیعت کرنے کی اطلاع اپنے عزیزوں کو دے دی۔ بہتوں نے بڑی ناراضگی کا اظہار کیا۔ حضرت والدہ صاحبہ نے سنا تو بیحد خوش ہوئیں۔ گویا ان کی دلی مراد بر آئی۔ میں گرمیوں کی رخصتوں میں گھر پہنچا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ تم نے جو کیا بہت اچھا کیا۔ یہی میں چاہتی ہوں کہ تم خود احمدیت کا مطالعہ کرکے حق کو قبول کرو۔ فرمایا۔ میرے والد صاحب تو حضرت اقدس کے صحابہ یافتہ افراد میں سے تھے۔ انھوں نے ۱۹۰۴ء میں بیعت کی تھی۔ اگر ہمیں بھی اس وقت قادیان لے جاتے تو کتنا اچھا ہوتا۔ ہم بھی حضور بانی سلسلہ احمدیہ کی زیارت سے مشرف ہوجاتے۔ میں نے کہا۔ اب آپ قادیان چلیں اور خود بھی حضرت مصلح موعود کی زیارت کریں فرمایا۔ "بہت اچھا میں تیار ہوں۔ مگر پہلے ایک اور نیک اور مجذوب شخص کو جو گاؤں میں ہی رہتا ہے۔ قادیان بھیجیں اور دیکھیں کہ وہ وہاں سے آکر کیا بتاتا ہے۔ چنانچہ اس شخص کو جو بوڑھا تھا قادیان بھیجا گیا۔ دسمبر کے دن تھے اور قادیان میں جلسہ سالانہ ہوا تھا۔ وہ وہاں سے واپس آیا تو اس نے والدہ صاحبہ کو بتایا کہ میں قادیان دیکھ آیا ہوں۔ وہاں ایک بہت بڑا جلسہ تھا۔ بڑے بڑے امیر لوگ جلسہ گاہ میں بیٹھے تھے۔ میں بھی جلسہ گاہ میں چلا گیا۔ میرا پاؤں کئی دفعہ بعض عمدہ لباس والے حاضرین جلسہ کے کپڑوں پر پڑا۔ کوئی شخص مجھے ناراض نہ ہوا بلکہ بڑی شیریں زبان میں مجھے کہا۔ کوئی ڈر نہیں۔ آپ آرام سے چلیں۔ والدہ صاحبہ بہت خوش ہوئیں اور قادیان جانے کے لئے اپنا ارادہ پختہ کرلیا۔

چنانچہ والدہ صاحبہ قادیان پہنچیں اور حضرت اماں جان کے حضور حاضر ہوئیں اور اماں جان کے پاس دس یوم قیام کیا۔ حضرت اماں جان نے والدہ صاحبہ کو اصرار سے اپنے پاس مقیم رکھا۔ واپسی پر حضرت مصلح موعود نے والدہ صاحبہ کو ۵۰/- روپے دیئے۔ مگر والدہ صاحبہ نے یہ عرض کرکے کہ حضور یہ کام ہمارا ہے۔ آپ کا نہیں۔ واپس کردیئے۔ حضور نے پھر کہا۔ مگر وہ انکار کرچکی تھیں۔ اس لئے نہ لئے۔ بعد میں گھر آکر بہت افسوس کرتی تھیں کہ حضور کے ۵۰/- روپے لے کر میں اپنے گھر میں رکھتی۔ تو پتہ نہیں کتنی برکت ہوتی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے مخلصانہ فعل کو قبول فرمایا۔ کیونکہ وہ تو بے حد نکتہ نواز ہے اس نے والدہ صاحبہ کی دعاؤں کو وہ پایۂ قبولیت بخشا کہ سبحان اللہ! ہمیں وہ کچھ دیا کہ جس کی ہمیں امید نہیں تھی۔ ہمیں دنیا بھی دی اور دین بھی دیا۔ فرمایا کرتی تھیں کہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ میں تیرے ماننے والوں کے نفوس اور اموال میں برکت دوں گا۔ اس پر بہت خوش ہوتی تھیں اور حضور اقدس اور سلسلہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کیا کرتی تھیں۔

تبلیغ کا انھیں جنون تھا۔ خود قادیان خط لکھ کر مبلغین کو بلایا کرتیں اور پھر ان کی خاطر تواضع میں کوئی کمی نہ آنے دیتیں۔ ایک دفعہ دو دیہاتی مبلغ جن میں ایک صاحب کا نام غالباً محمد منشی خان تھا۔ تشریف لائے۔ انھیں شام کے وقت (ان دنوں موسم گرما تھا) مکان کی چھت پر چڑھا دیا اور کہا کہ آپ تبلیغ کریں۔ انھوں نے "ساڈے قادیاں دی ٹھنڈی ٹھنڈی وا وے مومناں لنگدا جا" سُریلی آواز میں پڑھنی شروع کردی۔ ہمارے ہمسایوں نے کہا کہ انھیں ہماری طرف بھیجدیں۔ والدہ صاحبہ نے انھیں ساتھ بھیجدیا۔ لوگوں نے انھیں حویلی کے ایک کمرے میں بند کردیا اور اوپر سے تالا لگادیا۔ والدہ صاحبہ کو کسی بچے نے بتادیا۔ وہ اسی وقت حویلی میں پہنچے اور جو لوگ وہاں تھے انھیں کہا کہ میرے مبلغین کو باہر نکالو۔ ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔ اس پر ان لوگوں نے مبلغین کو اس شرط پر آزاد کیا۔ کہ وہ یہاں کوئی لیکچر وغیرہ نہ دیں۔ محترمہ والدہ صاحبہ نے مجبوراً ان کی رہائی کے لئے ان کی بات مان لی۔ لوگوں کو یہ کہتے بھی سنا کہ "مائی صاحبہ فساد کرادیں گی۔"

ایک دفعہ کچھ عیسائی مناد انگریز عورتیں گاؤں میں تبلیغ کرتی پھر رہی تھیں۔ والدہ صاحبہ سے بھی ایسی دو عورتوں کا ٹاکرا ہوگیا۔ انگریز عورتیں اردو اور پنجابی بولتی تھیں۔ حضرت والدہ صاحبہ نے انھیں کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہم نبی مانتے ہیں لیکن وہ فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے معجزے جو تم بیان کررہی ہو غلط ہیں۔ تم نے بات کا بتنگڑ بنایا ہے وہ تاڑ گئیں کہ یہ عورت احمدی معلوم ہوتی ہے انھوں نے گاؤں کی دوسری عورتوں سے دریافت کرکے والدہ صاحبہ سے بات کرنی بند کردی اور کہا کہ مائی جی ہم آپ کے ساتھ بات نہیں کر سکتیں۔

محترمہ والدہ صاحبہ کی خواہش تھی جو وہ مجھ سے کئی دفعہ بیان کرچکی تھیں کہ میں چاہتی ہوں کہ یہاں اپنی حویلی میں مبلغین بلا کر جلسہ کا انتظام کروں اور گاؤں والوں کو بھی احمدیت کا پیغام پہنچاؤں۔ (باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصاب شعبۂ تربیت ۱۹۸۱-۸۲ء

اس شعبہ کا مقصد یہ ہے کہ لجنہ اماء اللہ کی ہر ممبر کی تربیت اس رنگ میں کی جائے کہ وہ اسلامی احکام کی پابندی کریں۔ اسلامی اخلاق و آداب ان کے کردار سے ظاہر ہوں۔ اس مقصد کے لئے مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے جا سکتے ہیں۔

شق ۱ :۔ کل تعداد ممبرات — بے پردہ ممبرات کی تعداد

ہر لجنہ ان ممبرات کے نام مع مکمل ایڈریس کے مرکز کو بھجوائے جو صحیح اسلامی پردہ کی پابند نہیں۔

شق ۲ :۔ بدرسومات کے رجحان کو روکا جائے۔ ہر تقریب سے پہلے دیکھا جائے کہ آیا ان کا جواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور آپ کے خلفاء کی زندگیوں سے ملتا ہے یا نہیں۔

شق ۳ :۔ اسلامی اخلاق و آداب میں سے سادگی، غیبت سے اجتناب۔ آداب مجلس و آداب مسجد کی طرف توجہ دلائی جائے۔

شق ۴ :۔ ہفتہ تربیت کم از کم ہر سہ ماہی میں ایک مرتبہ منایا جائے۔

شق ۵ :۔ صد سالہ جوبلی پروگرام پر عمل کی تلقین کی جائے۔

تمام لجنات اس لائحہ عمل کے مطابق شعبہ تربیت کی رپورٹ بھجوایا کریں۔

(سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

مکرم نائب ناظر صاحب اصلاح وارشاد مقامی کا دورہ چک منگلا

یکم فروری ۱۹۸۲ء بروز سوموار محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی تقریباً ساڑھے تین بجے سہ پہر چک منگلا پہنچے۔ نماز مغرب کے بعد آپ نے مسجد میں بیٹھے احباب جماعت کے بعض علمی سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ نماز عشاء کے بعد مکرم رائے عبید اللہ صاحب منگلا کے گھر مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی جس میں غیر از جماعت مرد و زن نے بھی شمولیت کی اور مکرم شاہ صاحب نے تین گھنٹہ تک حاضرین کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ دوسرے دن یعنی ۲ فروری کو نماز فجر کے بعد درس میں مکرم شاہ صاحب موصوف نے احباب جماعت کو اپنا مقام پہچاننے، قول اور فعل کو ایک بنانے کی طرف توجہ دلائی۔ ناشتہ کے بعد احباب جماعت نے معزز مہمان کو دلی دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا۔

(ارشاد احمد ملہی۔ مربی سلسلہ مقیم چک منگلا)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال و ناصرات کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت علیؓ" مقرر کیا گیا ہے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والے مضامین پر ۲۰۰/- ، ۱۵۰/- اور ۱۰۰/- نقد انعامات مقرر ہے۔

شرائط درج ذیل ہیں۔

- پتہ اور حوالہ جات مکمل اور صاف صاف درج ہونے چاہئیں۔
- مضمون دو ہزار الفاظ سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔
- مضمون ۳۱ جولائی سے قبل ناظم صاحب اطفال اور سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانے چاہئیں۔ (سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

انتہائی دلچسپ مقابلہ معلومات

فارن سٹوڈنٹس یونین ربوہ مورخہ ۲۵ فروری کو ایک انتہائی دلچسپ مقابلہ معلومات منعقد کروا رہی ہے۔ اس میں ربوہ کے ہر بلاک سے ایک تین رکنی ٹیم شامل ہو سکے گی۔ مقابلے کے تین راؤنڈ ہوں گے۔ ابتدائی راؤنڈ میں دس ٹیموں کا انتخاب کیا جائے گا۔ سیمی فائنل میں ان دس میں سے پانچ ٹیمیں منتخب کی جائیں گی اور فائنل میں ان پانچ ٹیموں کے درمیان اوّل دوم سوم آنے کے لئے مقابلہ ہوگا۔ مقابلے شام تین سے چھ بجے ایوانِ محمود میں ہوں گے۔ پہلا راؤنڈ ۲۵ فروری کو، دوسرا ۲۶ فروری کو اور تیسرا ۴ مارچ کو ہوگا۔ مزید تفاصیل کے لئے سیکرٹری فارن سٹوڈنٹس یونین جامعہ احمدیہ ربوہ سے رابطہ قائم کریں۔

درخواست ہائے دعا

- میری بھانجی طلعت مجید بنت ڈاکٹر مجید اللہ خان صاحب آف شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین نے امسال مارچ میں میٹرک کا امتحان دینا ہے۔ لیکن آج کل اس کی طبیعت ٹھیک نہیں۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (فوزیہ بٹ بنت خواجہ محمد امین سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)
- عاجز کی خوشدامن محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم میاں محمد عبید اللہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد۔ چک چیٹھہ ضلع گوجرانوالہ)
- مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب (رام نگر لاہور) کو فالج کا حملہ ہوا تھا جس سے اب کچھ افاقہ ہے کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (بشیر احمد نظام ۴/۱۷ دارالرحمت وسطی ربوہ)

دعائے مغفرت

- میری ممانی محترمہ اللہ رکھی صاحبہ زوجہ ثانیہ حضرت بابو فقیر علی صاحب مرحوم ۲۲ جنوری ۸۲ء کو لاہور میں انتقال کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب سے مرحومہ کے لئے مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (اللہ بخش ریٹائرڈ ریلوے گارڈ۔ ملتان)
- میری دادی محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم خواجہ عبد القیوم صاحب ٹھیکیدار بھٹہ خشت ۲۴ جنوری ۸۲ء کو برین ہیمرج کی وجہ سے ایک دن بیمار رہ کر وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ قریباً ایک ماہ قبل یعنی ۱۹ دسمبر ۸۱ء کو میرے دادا جان ٹھیکیدار خواجہ عبد القیوم صاحب وفات پا گئے تھے۔ مرحوم دادا جان اور مرحومہ دادی جان دونوں سلسلہ کے فدائی۔ پانچ وقت نماز کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ مرحوم دادا جان کئی سال سے جماعت احمدیہ کالا گوجراں کے صدر تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین! (نیر محمود نثار قائد مجلس خدام الاحمدیہ کالا گوجراں ضلع جہلم)

مثالی وقارِ عمل

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ۱۹ فروری بروز جمعۃ المبارک اپنی اپنی مجالس میں ایک مثالی وقارِ عمل منائیں۔ قبل از وقت مقام وقارِ عمل کے تعین، ضروری سامان کی فراہمی وغیرہ امور سرانجام دے کر ہر مجلس کے سو فیصد خدام کو اس وقارِ عمل میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور رپورٹ جلد مرکز میں بھجوائیں۔ (مہتمم وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

"بعض دوست ربوہ کے قبرستان ۱ و قبرستان ۲ میں اپنے عزیزوں کی قبروں پر کتبے لگانے کے لیے آتے ہیں۔ بعض کتبات کی عبارت کے الفاظ ناموزوں ہوتے ہیں۔ لہٰذا آئندہ کے لیے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ قبروں پر کتبے لگانے سے پہلے کتبہ کی عبارت کی منظوری خاکسار (صدر عمومی) سے حاصل کر کے کتبہ تیار کرایا کریں۔ بغیر پیشگی منظوری کوئی کتبہ نصب کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔" (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

مکرم قائد صاحب خدام الاحمدیہ

کیا آپ نے ناظم اطفال اور مربی اطفال کا تقرر کر کے مرکز کو اس کی اطلاع دے دی ہے؟
اگر نہیں تو فوراً تقرر فرما کر مرکز کو مطلع کریں۔
(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر احمدی کا فرض ہے

ہر احمدی طالب علم اپنی تعلیمی حالت کے متعلق اپنے پیارے امام کو دعائیہ خطوط ضرور لکھے:
مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

NO. F.1—10/79-(SA) DFGEI

حکومت پاکستان

ڈائریکٹوریٹ آف فیڈرل گورنمنٹ تعلیمی ادارے

اسلام آباد۔ ۸ فروری ۱۹۸۲ء

اسامیاں خالی ہیں

مناسب تعلیمی قابلیت کے حامل افراد سے وفاقی حکومت کے تعلیمی اداروں کے لئے جو ضلع اسلام آباد کے دیہاتی علاقوں میں واقع ہیں مندرجہ ذیل عارضی اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	اسامی کا نام	عمر کی حد	تعلیمی قابلیت	پے سکیل
۱	ٹرینڈ گریجویٹ ٹیچرز (مرد)	۲۰-۳۰ سال	بی۔اے۔بی۔ایس سی (سیکنڈ ڈویژن) ہمراہ بی ایڈ یا مساوی تعلیمی قابلیت۔	این پی ایس نمبر ۱۴
۲۔	ٹرینڈ انڈر گریجویٹ ٹیچرز (مرد اور عورتیں)	۱۸-۳۰ سال	ایف۔اے۔ایف ایس سی۔سی آئی یا مساوی تعلیمی قابلیت	این پی ایس نمبر ۸
۳۔	میٹرک ٹرینڈ ٹیچرز (مرد اور عورتیں)	۱۸-۳۰ سال	میٹرک۔پی۔ٹی۔سی/ایس وی جے وی یا مساوی تعلیمی قابلیت	این پی ایس نمبر ۶
۴	فزیکل ٹریننگ انسٹرکٹرز (صرف مرد)	۱۸-۳۰ سال	میٹرک ہمراہ فزیکل ایجوکیشن میں جونیئر ڈپلومہ یا مساوی قابلیت	این پی ایس نمبر ۶
۵۔	ڈرائنگ ماسٹرز، مسٹریسز (مرد اور عورتیں)	۱۸-۳۰ سال	میٹرک بمعہ ڈرائنگ/ایک دو سال کا ڈرائنگ میں ٹیچرز ٹریننگ سرٹیفکیٹ یا مساوی قابلیت	این پی ایس نمبر ۶
۶۔	لیب اسسٹنٹس (مرد اور عورتیں)	۱۸-۲۵ سال	میٹرک بمعہ سائنس	این پی ایس ۵
۷۔	سٹینو ٹائپسٹس (صرف مرد)	۱۸-۲۵ سال	میٹرک بمعہ شارٹ ہینڈ/ٹائپ سپیڈ ۸۰/۴۰ الفاظ بالترتیب	این پی ایس ۸
۸۔	اکاؤنٹنٹ (صرف مرد)	۱۸-۲۵ سال	گریجویٹ ترجیح بی۔کام یا انٹرمیڈیٹ بمعہ اکاؤنٹس/کیش ورک میں تین سالہ تجربہ	این پی ایس ۱۱
۹	ہیڈ کلرک (صرف مرد)	۱۸-۲۵ سال	انٹرمیڈیٹ بمعہ تین سالہ تجربہ کلرک/اکاؤنٹس کلرک	این پی ایس ۸
۱۰	اپر ڈویژن کلرکس (صرف مرد)	۱۸-۲۵ سال	انٹرمیڈیٹ بمعہ ٹائپ کی سپیڈ ۳۰ الفاظ فی منٹ	این پی ایس ۷
۱۱۔	لوئر ڈویژن کلرکس (صرف مرد)	۱۸-۲۵ سال	میٹرک بمعہ ٹائپنگ سپیڈ ۳۰ الفاظ فی منٹ	این پی ایس ۵
۱۲۔	گیسٹنر آپریٹر (صرف مرد)	۱۸-۲۵ سال	ابتدائی اردو اور انگلش پڑھنا لازمی طور پر جانتا ہو۔ سائیکلوسٹائل مشین چلانے کا علم اچھی طرح رکھتا ہو۔ نیز چھوٹی موٹی مرمت بھی کر سکتا ہو	این پی ایس ۴

نوٹ:۔ ان امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی جنہوں نے بی اے۔ بی ایس سی میں یا ایف اے ایف ایس سی میں عربی رکھی ہو۔ جن امیدواروں نے ایف اے۔ ایف ایس سی یا بی اے، بی ایس سی کی سطح تک تعلیم کے علاوہ دینی مدرسے کی سند بھی حاصل کر رکھی ہوگی ان کو فکسڈ سکیل پر رکھنے کے لئے غور کیا جائے گا بشرطیکہ وہ دو سال کے اندر اندر متعلقہ پیشہ ورانہ امتحان پاس کر لیں تب انہیں مستقل سکیل دینے پر غور ہو سکے گا۔

۲۔ صوبائی اور ریجنل کوٹے پر عمل ہوگا۔

۳۔ درخواستیں جن میں مندرجہ ذیل کوائف پورے طور پر درج ہوں ہمراہ تمام تعلیمی قابلیت/پیشہ ورانہ سرٹیفکیٹس/ڈگریاں، ہر قسم کے سرٹیفکیٹ، شناختی کارڈ، ڈومیسائل اور تجربہ کے سرٹیفکیٹ کی پوری طرح تصدیق شدہ فوٹو سٹیٹ کاپیاں، ڈائریکٹر فیڈرل گورنمنٹ ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشنز سٹریٹ نمبر ۵۲، ایف ۴/۷ اسلام آباد کے پاس یکم مارچ ۱۹۸۲ء تک لازمی طور پر پہنچ جائیں۔

الف۔ پورا نام ب۔ باپ کا نام ج تاریخ پیدائش

د۔ قومی شناختی کارڈ کا نمبر۔ ص۔ ڈومیسائل

و۔ تعلیمی قابلیت:۔

امتحان	پاس کرنے کا سال	ڈویژن	مضامین جو پڑھے

ل: تجربہ۔ م۔ خط و کتابت کے لئے ڈاک کا پتہ

۴۔ پہلے سے سروس کرنے والے امیدواران اپنے افسر کی وساطت سے درخواست دیں۔

۵۔ نامکمل اور سرٹیفکیٹوں وغیرہ کی تصدیق شدہ فوٹو سٹیٹ کاپیوں کے بغیر آنے والے، یا وہ جو یکم مارچ ۱۹۸۲ء کے بعد وصول ہوئیں، ان پر غور نہیں کیا جائے گا۔

۶۔ انٹرویو میں آنے جانے کے لئے کوئی ٹی اے/ڈی اے نہیں دیا جائے گا۔

۷۔ ٹیچروں کی آسامیوں پر منتخب ہونے والے امیدواروں کو فیڈرل گورنمنٹ ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشنز میں تعینات کیا جائے گا جو کہ اسلام آباد کے قریب اور اطراف میں موجود دیہات میں واقع ہیں۔

دستخط

(راؤ محمد یٰسین خان)

ڈائریکٹر

PLD ۳۲۱۰/۵۰

اسلام آباد

بقیہ "پیشگوئی مصلح موعود" صفحہ ۳

تریاق القلوب مطبوعہ ۱۸۹۹ء میں فرماتے ہیں:۔

"محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا ..... پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ پھر جبکہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی ہے اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔

(تریاق القلوب صفحہ ۴۲)

حضرت اقدس نے حقیقۃ الوحی میں نہایت واضح طور پر مرزا بشیر الدین کو اس پیشگوئی کا مصداق ٹھہرایا۔ ۱۹۰۷ء میں حضور فرماتے ہیں۔

"میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں ایک دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۰)

حضرت اقدس کا مرزا بشیر الدین محمود احمد کے وجود کو اپنی کتب میں پیشگوئی کی صداقت میں پیش کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کے نزدیک مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی اس کے مصداق تھے تب ہی حضرت اقدس اپنی کتب میں باقاعدہ طور پر ان کی عمر درج کرتے رہے تاکہ احباب جماعت کو معلوم ہوتا رہے کہ دعوت نشان نمائی کا زندہ وجود ان کے درمیان کھڑا اس بات کا ثبوت دے رہا ہے کہ دنیا میں صرف اسلام ہی زندہ مذہب ہے اور صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے (منیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- ملائشیا

کا شرف حاصل ہوا ہے اور اپنے دیگر احمدی بھائیوں سے ملاقات کا موقع میسر آیا ہے۔ میں آپ سب لوگوں کو سیرالیون کے ہزاروں ہزار احمدیوں کی طرف سے جلسہ سالانہ کی مبارکباد اور نیک تمنائیں پہنچانے کا فخر حاصل کرتا ہوں میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میرے ملک سیرالیون میں احمدیت کی ترقی کے لیے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنی رحمتوں اور افضال کا نزول فرمائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

میری تائی جان محترمہ امۃ العزیز صاحبہ زوجہ حضرت مولوی محب الرحمٰن صاحب کپورتھلوی بتاریخ ۳۰ر جنوری ۱۹۸۲ء سویڈن میں اپنے بیٹے کے پاس اچانک حرکتِ قلب بند ہوجانے سے وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن ط

آپ تقریباً سولہ ماہ قبل اپنے بچوں کے پاس کوپن ہیگن (سویڈن) تشریف لے گئی تھیں۔ جنازہ ان کے بیٹے عزیزی شیخ مطیع الرحمان صاحب اور عزیزی الطاف الرحمان صاحب اور بچی عزیزہ عذرا سلمہا اللہ بذریعہ ہوائی جہاز لے کر ۸ر فروری کو اسلام آباد پہنچے۔ جہاں سے بذریعہ ویگن اسی شب مرحومہ کے مکان واقعہ محلہ دارالعلوم پہنچا اور ۹ر فروری کو بعد نماز ظہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور بوجہ موصیہ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ دعا مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے کروائی۔

مرحومہ صحابی کی بہو اور صحابی کی بیٹی اور صحابی کی ہی بیوی تھیں یعنی حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب (یکے از اصحاب ۳۱۳) کی بہو، حضرت قاضی محبوب عالم صاحب نیلا گنبد لاہور کی بیٹی اور حضرت تایا صاحب مولوی محب الرحمان صاحب صحابی کپورتھلوی کی اہلیہ تھیں۔ آپ انتہائی محبت کرنے والی اور نیک خاتون تھیں۔ جملہ احباب سے گزارش ہے کہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ تا اللہ تعالیٰ انھیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

(شیخ عبدالوہاب - اسلام آباد)

آرکیٹکٹس وانجینئرز کی توجہ کیلئے

۱- کیا آپ نے اپنے کوائف دفتر وقف جدید مرکزیہ میں یا لوکل چیپٹر میں یا صدر یا امیر ضلع کو بھیج دیئے ہیں؟ اگر نہیں تو جلد سے جلد بھجوا دیں۔

۲- کیا آپ نے رکنیت ایسوسی ایشن کا چندہ سالانہ بھجوا دیا ہے؟ اگر نہیں تو مبلغ -/۲۵ روپے دفتر انصاراللہ مرکزیہ، دفتر وقف جدید مرکزیہ، یا لوکل چیپٹر میں فوراً بھجوا دیں۔

۳- اگر آپ ۱۹۸۱ء کے رکن ہیں اور اب سال ۱۹۸۲ء کا چندہ ادا کر رہے ہیں۔ تو یہ اطلاع دینا نہ بھولیں۔

افتخار علی قریشی

(چیئرمین انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس وانجینئرز)

اکسیر سرکن

جانوروں کو پیشاب کے ساتھ خون آنا اکسیر سرکن کے چند پیکٹوں سے ختم ہوکر جانور بفضلہ تعالیٰ صحت مند ہوجاتا ہے

فی پیکٹ = 2/50 درجن 22/50

گرس = 25/- بونس علاوہ

تفصیلات کے لیے کیور ٹیو ویٹرنری کائیڈ

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

کمپنی رجسٹرڈ پاکستان - لاہور

کراچی - ہیڈ آفس ربوہ

فون ۶۰۷ — ۶۰۶

درد اور پیٹ کی خرابی کے لئے

نظام چورن

دواخانہ حکیم نظام جان پوسٹ بکس ۲۲۲ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

الحمرا سٹیٹس لمیٹڈ

فون ۳۸۵۲

۶۹۹/A سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

میٹرک کے طلبا کو چنگ کلاس سے استفادہ کریں!

محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب کی والدین اور طلباء سے اپیل:

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب فرماتے ہیں:-

"میٹرک کے طالب علموں کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ نے ایوانِ محمود میں ایک کوچنگ کلاس جاری کر رکھی ہے جو روزانہ شام ۴ بجے سے پونے سات بجے تک منعقد ہوتی ہے۔ میں ان والدین سے جن کے بچے میٹرک میں پڑھتے ہیں اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کلاس سے فائدہ اٹھائیں گے اور اپنے بچوں کو اس کلاس میں بھیجیں گے تاکہ ہم سب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تعلیمی منصوبہ پر صحیح معنوں میں لبیک کہنے والے ہوں۔ صدران محلہ سے بھی گزارش ہے کہ وہ والدین کو اس طرف متوجہ کریں۔ نیز والدین اپنے اپنے گھروں میں اس امر کی نگرانی کریں کہ میٹرک کا امتحان دینے والے بچے آج کل پڑھائی پر خصوصی توجہ دیں کیونکہ امتحان اب سر پر آگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب احمدی طلباء و طالبات کو اعلیٰ ترین کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین!"

احمدیہ سکول اونڈا (نائیجیریا) کا اعزاز

یہ خبر یقیناً جماعت کے لئے خوشی کا موجب ہوگی کہ نائیجیریا کے یوم آزادی کی تقریب کے موقعہ پر ہمارے سکول نے مارچ پاسٹ کے مقابلے میں شرکت کی اور باوجود اس کے کہ سکول ابھی عمر کے لحاظ سے بہت چھوٹا ہے لیکن پھر بھی سکول علاقے کے تمام سکولوں میں دوسری پوزیشن پر رہا اور ہمارے سکول کو انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔

(عبدالحی طاہر - احمدیہ کمیونٹی سیکنڈری سکول اونڈا)

وقف عارضی کیلئے احباب کثرت سے نام پیش کریں

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"وقفِ عارضی کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں اور بار بار پیش کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کر سکتا ہو اور اس کے راستہ میں کوئی خاص دشواری نہ ہو کہ جس کو جس کو دور کرنا اس کے لئے ممکن ہی نہ ہو تو اسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقفِ عارضی کے لئے پیش کرنا چاہیئے۔ لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہیئے تاکہ ایک قسم کی ٹریننگ اور استغفار کی تربیت بھی اسے مل جائے۔"

(الفضل ۲۶ر مئی ۱۹۷۱ء)

ہر سال میں وقفِ عارضی کے نام پیش کرنا مناسب ہے۔ کم از کم دو ہفتے خاص طور پر خدمت دین کے لئے دیئے جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(امراء اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ یہ اعلان بار بار جماعت کے سامنے رکھیں)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

اعلان تعطیل

① مورخہ ۲۰ر تبلیغ ۱۳۶۱ ہش / فروری ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ یوم مصلح موعود کے سلسلے میں ادارہ الفضل میں تعطیل رہے گی لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔

② یوم مصلح موعود کے موقع پر ادارہ الفضل مورخہ ۱۸ر فروری ۱۹۸۲ء کو مصلح موعود نمبر شائع کر رہا ہے جس کی قیمت -/۲ روپے ہے۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں

(مینیجر الفضل)

ضروری گذارش

الفضل میں مختلف پراپرٹی ڈیلروں کے اشتہارات چھپتے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جملہ قارئین الفضل کی خدمت میں بطور اطلاع گذارش ہے کہ وہ صرف اس پر ہی اکتفا نہ کر لیا کریں کہ الفضل میں فلاں اشتہار چھپا ہے۔ بلکہ سودا کرتے وقت پوری سوجھ بوجھ اور جانچ پڑتال کے بعد قانونی طور پر پوری تسلی کر لیا کریں تاکہ بعد میں کوئی قباحت رونما نہ ہو۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)